کے خاندان کے ایک فرد فرید ہونے کے باعث مولانا میرے مخدوم ہیں اور اسی طرح ان کی عزت اور احترام کرتا ہوں، میری خوش نصیبی ہے کہ مولانا بھی اسی درجہ کی شفقت بزرگانہ رکھتے ہیں، اب جلسہ شروع ہوا تو ایک نہایت خوش الحان قاری کی تلاوت کے بعد پہلے جناب صدر نے تقریر کی جس میں انھوں نے بتایا کہ یہ جلسہ بجائے ۹ر کے آج ۷ر کو کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے بعد خاکسار راقم الحروف کے تعارف میں مولانا مسعودی نے ازراہ شفقت بزرگانہ اتنی طویل تقریر کی کہ مجھے اپنی تقریر میں، اظہار تشکر کے ساتھ کہنا پڑا "مولانا کی تقریر سے میری طرح غالباً بہت سے حضرات کو یہ شبہ ہو گیا ہوگا کہ کہیں آج اقبال کے بجائے اکبر آبادی کا یوم پیدائش تو نہیں منایا جا رہا ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ ۷ر نومبر اکبر آبادی کی تاریخ ولادت ہے بھی" پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا، بہرحال اب علامہ اقبال کی شخصیت اور ان کے پیغام پر میری تقریر شروع ہوئی جو گھنٹہ سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔

۸ر کی شام کو پانچ بجے سری نگر سے روانہ ہوا اور دو گھنٹے بعد دفتر برہان دہلی میں موجود تھا۔ ۹ر کو دہلی سے سیدھا لکھنؤ آیا، یہاں ۱۰ر کو ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامیہ کی سالانہ میٹنگ میں شریک ہوا۔ ۱۱ر کو عصر کی نماز کے بعد حسب دستور قدیم، محب محترم مولانا سید ابوالحسن علی میاں کی زیر صدارت انجمن الاصلاح کے جلسہ میں تقریر کی اور عشاء کے وقت علی گڑھ کے لیے روانہ ہو گیا۔ ندوہ میں مولانا علی میاں، اساتذہ و طلباء اور دوسرے حضرات متعلقہ سے مل کر ہمیشہ قلبی اور روحانی مسرت ہوتی ہے۔ سری نگر اور ندوہ میں جن احباب اور مخلصین نے لطف و کرم خصوصی اور غیر معمولی پذیرائی کا معاملہ کیا ہے ان سب کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش ہے۔ فجزاھم اللہ۔

یونہی رہی عنایت اہل نظر اگر
گزرے گی اپنی عمر ادائے سپاس میں